السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم عرض ہے کہ "الاعتصام " نومبر اور دسمبر 1990ء کے شمارہ جات میں جناب حافظ زبیر علی زئی صاحب کا مضمون "فتنہ انکار حدیث" شائع ہوا تھا منکرین حدیث کے چند اعتراضات نے آج کل خود مجھے اور مجھ جیسے کئی طالب علموں کے ذہنوں میں خلجان پیدا کر رکھا ہے ان کے اعتراضات درج ذیل ہیں :

حدیث شریف میں ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے ؟ لڑکی یا لڑکا ہے ؟ اس کے بارے میں کوئی نہیں بتا سکتا یا کوئی نہیں جا نتا اس کا علم صرف اللہ کو ہی ہے جب کہ موجود وقت میں سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ انسان معلوم کر سکتا ہے کہ لڑکی ہے یا لڑکا ہے بلکہ یہاں تک وہ کہتے ہیں مرد چاہے تو لڑکی پیدا کریں یا لڑکا پیدا کریں ظاہر ہے یہ تو نہ ہونے والی بات تھی مگر اب ممکن ہوگیا ہے کیا کہتے ہیں علمائے کرام اس کے بارے میں ؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حدیث میں لڑکے اور لڑکی کا ذکر نہیں بلکہ قرآن وحدیث میں (مافی الارحام) کے الفاظ وارد ہیں جو رحم کی فطرتی اور بنیادی تمام صلاحیتوں اور شکلوں کو حاوی ہے چاہے کوئی عورت شادی شدہ ہو یا نہ ہو مقدر شکل کے معرض وجود میں آنے سے قبل اللہ رحم پر موکل فرشتے کو آگاہ فرماتے ہیں پھر بہت بعد میں ڈاکٹروں کو معلوم ہوتا ہے تو بتائیے اس میں انسانی ترقی کا کیا کمال ہے ؟

اس سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹری علم شرعی نصوص کے منافی نہیں لڑکا یا لڑکی پیدا کرنا مرد کے اختیار میں نہیں بلکہ یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے رحم پر مقرر فرشتہ بھی رب العزت سے دریافت کرتا ہے :

(اذکر ام انثیٰ) یہ لڑکا بنے گا یا لڑکی ؟)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

# ج1ص631

محدث فتویٰ